بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَلْحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

111: سورۃ لہب/سورۃ المسد کی مختصر تفسیر

جزء عمّ کی مختصر تفسیر کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں سورۃ لہب یا سورۃ المسد کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚۖ﴿۳﴾ وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ٪﴿۵﴾﴾ (المسد: 1-5)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ﴾ (ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا)۔

﴿مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ﴾ (اُس کے کام نہ آیا اُس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا)۔

﴿سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ﴾ (عنقریب وہ داخل ہو گا شعلے مارتی ہوئی آگ میں)۔

﴿وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ﴾ (اور اُس کی بیوی لادنے والی ہے ایندھن)۔

﴿فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ﴾ (اُس کی گردن میں کھجور کی چھال کی رسّی ہے)۔

سورۃ الہب کو سورۃ المسد بھی کہا جاتا ہے مکی سورۃ ہے اور اس سورۃ کا جو وجۂ نزول ہے یا سبب نزول ہے وہ معروف قصہ ہے جو متفق علیہ حدیث (صحیح بخاری، مسلم) میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک مرتبہ صفا کی پہاڑی کے اوپر کھڑے ہو کر اپنی قوم کو جمع فرمایا، جب سب اکٹھے ہوئے ابو لہب بھی شامل تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "کہ اگر میں تم لوگوں کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے کوئی دشمن تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو آپ کیا کہو گے؟"، تو سب نے کہا کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے آپ کی خبر سچی ہو گی، تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تو میں تمہیں خبر دار کرنے والا ہوں ایک سخت عذاب آنے سے"؛ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تم کہو لا الٰہ الا اللہ تم فلاح پاؤ گے۔

ابو لہب نے جب یہ بات سنی تو ابو لہب نے کہا: '' تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا ''(اے محمد! تو ہلاک ہو جائے کیا تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا ہے)؛ نعوذ باللہ۔

جواب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو نازل فرمایا جو جواب رہے گا قیامت تک، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع اللہ عزّوجلّ نے خود فرمایا ہے اور یہ مکمل سورۃ نازل ہوئی ہے کہ ابو لہب جس عظیم انسان کے تعلق سے یہ کہہ رہا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے جبکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے اُن کو خبردار کیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور کلمۂ توحید کا پیغام دیا لیکن ابو لہب کی ہٹ دھرمی نے اور اُس کی جہالت نے اُسے اس چیز پر آمادہ کر دیا کہ وہ اپنی زبان پر ایسے الفاظ لے کر آیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی گستاخی میں!

تو یہ سورۃ نازل ہوئی اور ہم یہ سورۃ پڑھتے ہیں اس سورۃ میں ایک ایک حرف کو پڑھنے کا اُجر و ثواب ہے، جیسا کہ قرآن مجید کی باقی سورتیں ہیں اس سورۃ کو پڑھنے کا بھی وہی اُجر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے؛ بعض جاہل لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ کیونکہ ابو لہب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سگے چاچا ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ تو نازل فرمائی ہے قرآن مجید میں لیکن ابو لہب کے خلاف کوئی بات کرنی نہیں چاہیے بلکہ نماز میں اور خصوصی طور پر جہری نمازوں میں یہ سورۃ نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ اس میں بے ادبی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں (سبحان اللہ)۔

یعنی جہل مرکب کی انتہا یہاں تک پہنچے گی کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن جو ہے دشمنوں میں سے اللہ تعالیٰ ہلاکت کی خبر دے رہا ہے اپنے پاک کلام میں، یہ حدیث بھی ہو سکتی تھی جواب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دے سکتے تھے لیکن ربّ کی حکمت کچھ اور ہے کہ اپنے پیارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا دفاع میں خود کروں گا۔

حفاظت بھی ربّ نے کی ہے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دفاع بھی اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے اور ایسا دفاع جو قرآن مجید کی شکل میں تا قیامت رہے گا جس پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حدیث صحیح ہو سکتی ہے یا ضعیف ہو سکتی ہے! کیونکہ لوگوں نے اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہوئے حدیں پار کر دی ہیں متفق علیہ احادیث کو بھی اپنی عقل پر تول کر اپنے جذبات پر تول کر ردّ کر دیتے ہیں کیونکہ اُن کے مزاج کے موافق نہیں ہیں یا اُن کی عقل اور سمجھ کے مطابق نہیں ہیں!

یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ قرآن مجید میں یہ سورۃ موجود ہے اور جب تک یہ سورۃ نہ پڑھی جائے قرآن مجید ختم نہیں کر سکتے آپ ناقص رہے گا قرآن مجید کیونکہ قرآن مجید کی سورتوں میں سے ایک بنیادی حصہ ہے اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سورۃ میں اِس شخص کے تعلق سے خبر دی ہے کہ ابو لہب وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے قریبی رشتے داروں میں سے تھا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے دشمنوں میں سے تھا، جہاں پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت توحید دیتے یہ شخص وہاں پر جا کر شدید مخالفت کرتا، جب حج اور عمرے کے موقعے پر لوگ کعبہ کی طرف رُخ کر کے حج کے لیے آتے یا عمرے کے لیے آتے۔

دور جاہلیت میں لوگ حج اور عمرہ بھی کرتے تھے اسلام کے نور سے پہلے بھی، کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ (360) بُت رکھے ہوئے تھے لوگ کعبہ کا طواف بھی کرتے تھے اور بُتوں کا طواف بھی کرتے تھے! شرک عام تھا گھر گھر میں شرک تھا پورا معاشرہ تباہ ہو چکا تھا، ہر طرف شرک بدعات اور خرافات کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں!

جہاں پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت توحید لے کر جاتے یہ شخص اس جگہ پر فوراً آ جاتا اور خبر دار کرتا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، تہمتیں لگانے والوں میں سے سر فہرست جو نام آتا ہے ابو لہب کا نام آتا ہے جس نے تہمتیں لگائیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ شاعر ہے، جادو گر ہے، کاہن ہے وغیرہ وغیرہ، یہاں تک معاملہ پہنچ گیا کہ بعض ایسے لوگ جو اپنی قوم میں اثر ورسوخ رکھتے تھے جب طواف کے لیے آتے تھے حج اور عمرے کے لیے تو ابو لہب ان کے انتظار میں ہوتا کہ وہ کب آتے ہیں اور خصوصی اُن سے گفتگو کی جاتی، ابو لہب اُن کو پکڑ کر یہ کہتا تھا کہ تمہارے کانوں میں اس بندے کی آواز تک نہیں پہنچنی چاہیے، اگر ایک مرتبہ تمہارے کانوں میں آواز بیٹھ گئی نا اس بندے کی اور تم نے کچھ جملے سُن لیے تو یہ جادو گر ہے اس کے جادو کا اثر ہو جاتا ہے اور تم کہیں کے نہیں رہو گے؛ یہاں تک کہ بعض لوگ آتے تھے اور اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لیتے تھے تا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت توحید کو نہ سن سکیں!

یہ ساری ترکیبیں کہاں سے آتی تھیں؟ کون لوگوں کو خبر دار کرتا تھا؟ گستاخی کرنے والا یہ شخص کون ہے؟ یہ ابو لہب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کا آغاز ابو لہب کی ہلاکت سے کیا ہے:

﴿ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ﴾: اور ہاتھوں سے بات کی ابتداء ہوئی کیونکہ ہاتھ ہی ہیں جن سے انسان کماتا ہے اگرچہ ہلاکت تو پورے جسم کی ہوتی ہے، خسارہ نقصان پورے جسم کا ہوتا ہے، عذاب پورے جسم کو ہوتا ہے لیکن ہاتھوں سے بات کی ابتداء کی

ہے کہ انسان جو عمل کرنے والا انسان ہے جو سعی کرنے والا انسان ہے چاہے اچھی ہو یا بُری ہو وہ اپنے ہاتھوں سے ہی کرتا ہے؛ "ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا"۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں تین قسم کے چاچا کو پایا جو سگے چاچا تھے:

1- پہلی قسم کے وہ جو اسلام لے کر آئے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا اور دفاع بھی کیا۔

2-دوسری قسم کے وہ لوگ جو کفر پر باقی رہے لیکن دفاع بھی کرتے رہے۔

3-اور تیسری قسم کے وہ چاچا ہیں جو کفر پر بھی باقی رہے اور شدید دشمنی مول لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید نقصان پہنچایا، ہر طرح کا نقصان جو آپ سوچ سکتے ہیں اُس میں کمی نہیں کی!

پہلی قسم میں جو ایمان لے کر آئے دو ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاچوں میں سے دو چاچے ہیں، سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دو چاچے ہیں۔

اور سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ جو ہیں سیدنا عباس سے افضل ہیں افضیلت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرنے میں اور اسلام قبول کرنے کا جواُن کا قصہ ہے اور جنگ اُحد میں سب سے بڑے شہید سمجھے جاتے ہیں بلکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ: "أسد الله وأسد رسوله (صلى الله عليه وسلم)" (اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی شیر ہیں)۔

دوسری قسم میں ابو طالب ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سگا چاچا بھی ہے اور پرورش کا اکثر وقت جو ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طالب کے گھر میں پایا ہے، بیٹا سمجھ کر پالا تھا ابو طالب نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھرپور دفاع کرتے رہے جب تک زندہ رہے لیکن اسلام قبول نہیں کیا۔

وجہ یہ تھی کہ میری قوم کیا کہے گی؟! میں اپنی قوم کے سرداروں میں سے ایک سردار ہوں اور عبد المطلب کی ملت کو چھوڑا اگر میں نے اپنی بھتیجے کی بات کو مان لیا جبکہ جو کہتا ہے وہ سچ اور حق ہے، دل سے قبول کر لیا لیکن نہ زبان پر اقرار تھا اور نہ ہی کلمہ توحید پر عمل تھا۔

صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ آخری وقت ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چاچا کے قریب کھڑے ہیں، دوسری طرف ابو جہل اور اس کا ساتھی کھڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "

اے میرے چاچا ایک مرتبہ کہہ دے "لا إلہ إلا اللہ" تاکہ میں اپنے ربّ کی بارگاہ میں کوئی حجت لے کر جاؤں اور آپ کی شفاعت کر سکوں"۔

دوسری طرف ابو جہل کہتا ہے: "کیا تو عبد المطلب کی ملت کو چھوڑ کر مرے گا؟"۔

دونوں طرف دیکھتا ہے آخری وقت ہے زبان پر آخری الفاظ ہیں نعوذ باللہ: ''عَلَى مِلَّةِ عبدِ المُطَّلِبِ''(میں عبد المطلب کی ملت پر مر رہا ہوں)؛ یہ آخری الفاظ تھے۔

بعض جاہل لوگ کہتے ہیں "ابو طالب رضی اللہ عنہ"، دعائیں کرتے ہیں!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابی نے سوال کیا کہ ابو طالب نے آپ کا بھرپور دفاع کیا آپ کی پرورش بھی کی ہے آپ کا ساتھ بھی دیا ہے تو کیا آپ قیامت کے دن اُن کے لیے کچھ کام آئیں گے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جہنم کی تہہ میں تھا ابو طالب میری سفارش سے وہ جہنم کے ایسے حصے میں آگیا ہے جس میں عذاب کم ہے (یا کم ترین عذاب ہے)"۔

جہنم سے نکلے نہیں! ابو طالب کو اس کی ہٹ دھرمی نے اور قومیت نے حق سے دور رکھا یہاں تک کہ (نعوذ باللہ) کفر پر وفات ہوئی ابو طالب کی بھی۔

تیسرے قسم کے چاچا جو ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کا ذکر ہم کر رہے ہیں سورۃ لہب یا سورۃ المسد میں ابو لہب ہے جس نے شدید قسم کی سختی اور دشمنی مول لی تھی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید نقصان پہنچانے کی کوششیں کرتا رہا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے میٹنگ (Meeting) ہوئی کہ کیا حل کرنا ہے؟ جنہوں نے قتل کی تجویز کی تھی کہ قتل کر دیں ابو لہب بھی شامل تھا اس تجویز میں، یہاں تک! جب انعام کی بات ہوئی ہے کہ سو اونٹ کا انعام رکھتے ہیں اس تجویز میں ابو لہب بھی شامل تھا! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی مرتبہ مارا پیٹا گیا کعبے کے قریب طواف کرتے ہوئے یا قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اس میں ابو لہب بھی شامل تھا!

الغرض، ابو لہب نے جو کرنا تھا وہ کیا نتیجہ کیا نکلا؟ یہ سورۃ ابو لہب کی زندگی میں نازل ہوئی: ﴿تَبَّتۡ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾: اور اس میں ہمیں ایک سبق ملتا ہے کہ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جب چاہے پھیر دے۔

ابو لہب نے دشمنی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور حق کے خلاف جد وجہد کرتے ہوئے دل پر ایسی مہر لگی کہ اگر ابو لہب جھوٹا کلمہ بھی پڑھ لیتا تو (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی پر بہت بڑی ضرب لگتی کیونکہ یہ تو کہتا تھا ہلاک ہو گیا اور یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے دیکھو میں نے کلمہ پڑھ لیا ہے! اسے توفیق نہ ہوئی ورنہ سوچ وبچار کے اعتبار سے ذہانت پر تھے اور بڑے ذہین تھے، ترکیبیں بنانے میں فتنے فساد میں شَر میں بہت آگے تھے لیکن توفیق نہیں ہوئی جھوٹا کلمہ پڑھنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی! (سبحان اللہ)۔

یہ چیلنج ہے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کا یہ خبر زندگی میں سن چکا ابو لہب کیا اسے عقل آئی؟! کیا سمجھ میں آئی؟!

اُن کو یقین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ بولتے ہیں جھوٹ بولتے نہیں ہیں، الصادق الأمین کا لقب دیا ہوا تھا معروف تھے، مکہ میں کہا جاتا تھا" صادق، امین" دور جاہلیت میں تو ایک ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا تھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ ہلاک ہو چکا ابو لہب۔

﴿مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ﴾: ابو لہب کے پاس مال بھی تھا اقتدار بھی تھا اولاد بھی تھی (نرینہ اولاد خصوصی طور پر)، اور ایک تو چاچا بھی تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پھر دونوں بیٹوں کی شادیاں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں بیٹیوں سے ہو چکی تھی (یعنی ابو لہب کے دو بیٹے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد بھی تھے)، دشمنی کی انتہا دیکھیں اپنے بیٹوں سے کہا کہ طلاق دے دے!

یعنی جس قسم کی آپ تکلیف اور نقصان سوچ سکتے ہیں ابو لہب پیچھے نہیں ہٹا! اُس کا مال اُس کی اولاد، اُس کا نام اُس کی سرداری، اُس کا اقتدار اُس کا اثر ورسوخ کوئی کام اُس کے آیا؟ کیا ہلاکت سے کسی چیز نے اُسے بچایا یا بچا سکتی ہے جبکہ اُس وقت جب یہ سورۃ نازل ہوئی سب کچھ اُس کے پاس تھا؟

اللہ تعالیٰ نے کیا خبر دی ہے؟ ﴿مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ﴾: ﴿مَآ﴾ نافیہ بھی ہو سکتی ہے، اور ﴿مَآ﴾ استفہامیہ بھی ہو سکتی ہے اور دونوں معنی ٹھیک ہیں: اب یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ کیا اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا ہے اس کے کوئی کام آیا؟ جواب نہیں کام آیا؛ اگر نفی میں لیتے ہیں تو اس کا مال اور جو اس نے کمایا ہے اس کے کوئی کام نہیں آیا (دونوں معنی ٹھیک ہیں)۔

جبکہ مال جو ہے انسان کے لیے کوئی نہ کوئی کام تو آتا ہے نا! بھوک مٹا سکتا ہے پیاس مٹا سکتا ہے، اپنا علاج کروا سکتا ہے سواری خرید سکتا ہے اپنی آسانی کے لیے؛ کوئی نہ کوئی کام تو آتا ہے نا؟! یہاں پر مکمل نفی ہے ﴿مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ﴾ پہلے ہے، ﴿وَمَا كَسَبَ﴾

جو کچھ اُس نے کمایا ہے، اُس نے نام کمایا ہے اُس نے اثر ورسوخ کمایا ہے اُس نے مال ودولت کمائی ہے، اُس نے نرینہ اولاد کمائی ہے، جو کچھ اُس نے کمایا ہے اپنے ہاتھوں سے یا اپنے اثر ورسوخ سے یا اپنے نام سے اُس کے کچھ کام نہ آیا!

اچھا دنیا میں تو کام نہ آیا آخرت میں کام آنے والا ہے؟ ﴿سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾: عنقریب اسے شعلے مارتے ہوئی آگ میں داخل کردیا جائے گا۔

عنقریب ہے! سَوْفَ اور سین دونوں مستقبل کے لیے ہیں لیکن سین میں جو معنی ہے وہ سَوْفَ میں نہیں ہے، سَوْفَ ہوتا ہے کچھ دیر بعد، سین میں عنقریب کا معنی ہوتا ہے: مرے گا اور مرنے کے بعد جہنم رسید ہوگا!

برزخ میں ہی بلکہ موت کے وقت سے ہی کافر کا عذاب شروع ہو جاتا ہے:

﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝١﴾ (قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافر اور بدکار لوگوں کی روح قبض کرنے کے لیے ڈوب جاتے ہیں اُن کے جسم میں (غرق ہوکر روح کو نکالیتے ہیں)) (النازعات: 1)۔

روح ڈر جاتی ہے وہ نکلنا نہیں چاہتی ہے جسم میں مزید گھس جاتی ہے تو موت کا فرشتہ غرق ہوکر اس کے جسم کے اندر اُسے سختی سے نکال لیتا ہے (نزع: سختی سے نکال لیتا ہے)۔

کتنے سال زندہ رہا ابولہب جب موت آتی ہے تو اچانک آتی ہے اور فیصلہ اسی وقت ہو جاتا ہے، موت کے وقت سے فیصلہ شروع ہو جاتا ہے!

﴿سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾: ایک تو برزخ کی آگ اور پھر جہنم کی جو ہمیشہ کی زندگی ہے آخرت میں وہ آگ (نعوذ باللہ) شعلے مارتی ہوئی آگ!

نام کے اندر لہب موجود ہے اس کی زندگی کی کمائی اس کے کام نہیں آئی جو کچھ اس نے کمایا ہے مرنے کے بعد بھی جیسے اس کا نام ہے ویسے اس کا انجام ہے، شعلے مارتی ہوئی آگ!

﴿وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ﴾: اور اس کی بیوی جس نے اپنے خاوند کا بھرپور ساتھ دیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان دینے میں، الگ سے ایک محاذ اُن کے لیے تھا اور مشن تھا! ایک تو خاوند کا تھا ابولہب کا اپنا تھا طور طریقہ، اِس عورت کا اپنا مشن تھا کہ گالی گلوچ سے لے کر جسمانی تکلیف معنوی تکلیف ہر قسم کے ٹارچر سے پیچھے نہیں ہٹی! یہاں تک کہ یہ بات معروف تھی ابولہب کی بیوی کے تعلق سے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کانٹے وغیرہ اور نقصان دینے کے لیے ایسی چیزیں دور دراز ویرانوں میں جاکر اکٹھی کرتی تھی اور رسّی اپنے گلے میں ڈال کر جاتی تھی ویرانوں

کی طرف صحرا کی طرف ان لکڑیوں کو اکٹھا کرنے کے لیے کانٹوں کو اکٹھا کرنے کے لیے کانٹے دار جو ٹہنیاں ہیں اُن کو اکھٹا کرنے کے لیے اور پھر اُس رسّی سے باندھ کر لے کر آتی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں پھینک دیتی تاکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہو ان کانٹوں کی وجہ سے!

اب دیکھا جائے اپنی قوم کی اثر ورسوخ والی عورت ہے، خاوند کا اپنا مقام ہے اس عورت کا اپنا مقام ہے، لونڈیوں والے کام خود کرتی ہے، لونڈیاں بھی تھیں غلام بھی تھے کسی اور کو بھیج سکتے تھے لیکن نہیں! اس مشن میں خود کام کرنا ہے خود گھر سے نکلنا ہے ویرانوں کی طرف جانا ہے رسّی گلے میں ڈال کر ذلت اور رسوائی! (سبحان اللہ) کیونکہ کام جو ایسا ہے لیکن عقل کام نہیں کرتی! جب مَت ماری جاتی ہے نا کسی کی پھر عقلیں کام نہیں کرتیں پھر عزت باقی نہیں رہتی پھر کوئی خیر باقی نہیں رہتا!

﴿وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ﴾: یہ لکڑیاں جو اکٹھی کرتی تھی دنیا میں اپنے کندھوں پر اٹھایا کرتی تھی حقیقتاً اپنے عذاب کا ایندھن اکٹھا کر رہی ہیں، اپنے خاوند کے ساتھ عذاب میں شریک رہیں گی جیسا کہ دنیا میں اپنے خاوند کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دینے میں شریک تھیں! وہ لکڑیاں جو اٹھایا کرتی تھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دینے کے لیے یہی لکڑیاں قیامت کے دن اُن کے لیے عذاب بن کر رہیں گی اور جہنم کا ایندھن بن کر رہیں گی! (سبحان اللہ)۔

﴿وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾: جید کہتے ہیں گلے کو، ﴿حَبْلٌ﴾ رسّی ہے، ﴿مَّسَدٍ﴾ کھجور کی چھال کی بنی ہوئی جو بالکل سخت قسم کی رَف رسّی ہوتی ہے نا جس کو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی آپ کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اتنی رَفنیس (Roughness) ہوتی ہے اور اتنی سخت ہوتی ہے!

عورت گلے میں ہار پہنتی ہے یہ تو ہم نے یہ تو سنا ہے اپنی زیب وزینت کے لیے کبھی کھجور کی چھال کی رسّی کا سنا ہے آپ نے؟! یہ وہ عورت ہے جس کی خبر ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ دے رہے ہیں کہ یہ حالت تھی اس عورت کی اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دینے کے لیے، دنیا میں رسّی اپنے گلے میں ڈالتی تھی یہی رسّی اس کے لیے قیامت کے دن عذاب بن کر رہے گی! جس نے بھی باطل کا ساتھ دیا ہے، جس نے بھی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور اُن کے صحابہ اور اُن کے متبعین سے دشمنی مول لی ہے، اور باطل پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حق کی مخالفت کی ہے اور حق کے خلاف ایک مشن بنا کر اپنے باطل کو آگے لانے کے لیے اور اس کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کو اہل حق کو کسی قسم کی تکلیف بھی دی ہے تو اس کا انجام بھی یہی ہے اس کی ہلاکت ہے کیونکہ باطل حق کے سامنے کبھی ٹھہر نہیں سکتا حق باطل کو کچل دیتا ہے ختم کر دیتا ہے!

لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے وقت درکار ہے اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایک لمحے میں ابو لہب اور اس کی بیوی اس وجود سے مٹ جاتے لیکن ایسا نہیں ہے آزمائش ہے اور اہل ایمان ہمیشہ آزمائش میں رہتے ہیں توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے مدد بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے نصرت بھی اللہ تعالیٰ کی ہی کی طرف سے ہوتی ثابت قدمی بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔

تو اہل ایمان کو انبیاء کی طرف دیکھنا چاہیے (علیہم الصلاۃ والسلام) کہ اُن کی زندگی کیسی تھی، وہ اپنے دشمنوں سے کیسے نمٹتے تھے کیسے صبر کیا کرتے تھے، خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ دشمنوں کا حال ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو سب سے بڑے دشمن تھے کہ ابو لہب ہلاک ہو چکا ابو لہب کی بیوی ہلاک ہو چکی، جو کچھ اس نے کمایا یا جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کوئی کام نہ آیا سوائے عذاب الیم کے اس دنیا میں برزخ میں اور آخرت میں!

شعلے مارتی ہوئی آگ میں اس وقت بھی ابو لہب کو عذاب مل رہا ہے، سینکڑوں سال گزر چکے ہیں ابھی تک اسی عذاب میں ہے، تا قیامت برزخ میں عذاب ملتا رہے گا اور قیامت کے دن ابھی حساب باقی ہے اور سب سے بڑا عذاب بھی باقی ہے (نعوذ باللہ)۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت کو سمجھنے کی اور منہج سلف صالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم حق کا دفاع کرنے والے ہوں اور حق پر قائم رہیں جب تک ہم زندہ ہیں، اس دنیا سے جاتے وقت ہماری زبان پر آخری الفاظ جو ہوں وہ لا إلہ إلا اللہ ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں اسی کلمے پر زندہ رکھے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (111: سورۃ لہب/سورۃ المسد کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio